سوال

میں مطلقہ ہوں اور طلاق اس لیے طلب کی کہ خاوند نے مجھے چھوڑ رکھا تھا، اور اس لیے بھی کہ اسنے رشوت دے کر بے اے کی جعلی ڈگری حاصل کی، اور یہ علم میں رہے کہ میں نے اسے نصیحت بھی کی کہ اس گواہی سے آنے والامال حرام ہے اور پھر وہ بھی اس سے غافل نہ تھا اسے اس کا علم بھی تھا اس نے کئی بار رشوت دی اور جو چاہتا تھا وہ حاصل بھی کیا اس کے علاوہ اس نے اپنے اٹھارہ سالہ بھائی کو بھی میرے ساتھ فلیٹ میں رکھا اور اسے چابی دے رکھی تھی کہ جب چاہے آئے اور جائے، اس سلسلہ میں میرا خاوند کے ساتھ اختلاف بھی ہوا، اور اسی وقت میرے خاوند نے میرے گھر والوں کی تذلیل بھی کی جنہوں نے اس کے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کیا تھا یہ علم میں رہے کہ خاوند کی ملازمت کی وجہ سے ہم کسی دوسرے ملک میں اکٹھے رہتے تھے اس کے بعد خاوند نے مجھ سے ٹیلی فون بھی لے لیا اور بغیر محرم مجھے اپنے پانچ سالہ بچے کے ساتھ اپنے ملک بھی روانہ کر دیا صرف میرے ساتھ خادمہ تھی، تو یہاں سے اس نے میرے ساتھ علیحدگی اور بائیکاٹ شروع کیا، اس کے بعد اور بھی بہت ساری مشکلات پیدا ہوئیں جن میں غیر اخلاقی حرکات بھی تھیں اور میں نے طلاق کا مطالبہ کر دیا، تو کیا میرے طلاق طلب کرنے میں مجھے کوئی گناہ تو نہیں، اس کا میرے ساتھ اکثر طور پر معاملہ ایک ملازمہ جیسا تھا اور نہ ہی احترام کرتا تھا

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

شادی اللہ سبحانہ وتعالی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اور نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، جس میں خاوند اور بیوی سکون واطمنان اور محبت وانس پاتے ہیں، اور اسکے ساتھ ساتھ دونوں کو عفت وعصمت اور پاکبازی حاصل ہوتی ہے، اور نیک وصالح اولĀد پیدا ہوتی ہے جو اللہ کے منہج کے مطابق زمین آباد کرتی ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے : اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ اسنے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی یقینا غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں الروم (21). ان مقاصد کی بنا پر شادی مشروع کی گئی ہے، اس لیے اگر یہ مقاصد ہی پورے نہ ہوں تو پھر طلاق کی راہ مشروع ہے تاکہ دوسری ازدواجی زندگی کی راہ بنائی جاسکے جس میں نکاح کے اہداف ومقاصد پورے ہوسکیں آپ نے وخاوند کی جانب سے بائیکاٹ اور برے سلوک کا ذکر کیا ہے اور پھر وہ جعلی سند کے ساتھ حرام کھاتا ہے یہ سب ایسے اسباب ہیں جن کی بنا پر آپ کے لیے طلاق مباح ہوجاتی ہے کیونکہ ترمذی ابن ماجہ اور ابوداود میں حدیث مروی ہے :

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی بغیر کسی سبب کے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابوداود حدیث نمبر (2226) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان : " بغیر کسی سبب کے "

یعنی بغیر کسی تنگی کے جس سے علیحدگی کا مطالبہ کرنے کی ضرورت آئے

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ کے معاملہ میں آسانی پیدا فرمائے اور آپ کی معاونت کرے

والله اعلم.

121782